إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ
"الفضل" قادیان

قیمت
فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶	مورخہ ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۲ فروری ۱۹۳۸ء	نمبر ۲۷

سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ اور کانگرس

سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لئے پُرامن طور پر ایجی ٹیشن کرنا کانگرس یا ہر اُس جماعت کا حق ہے۔ جنہیں سیاسی قیدیوں سے ہمدردی ہے۔ اور جو انہیں آزاد کرانے کی خواہاں ہے۔ اسی طرح خود سیاسی قیدی بھی یہ حق رکھتے ہیں۔ کہ وُہ معقول اور مناسب ذرائع سے حکومت پر اپنی رہائی کے لئے زور ڈالیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ جہاں پنجاب میں سیاسی قیدیوں کے ہمدرد پُرامن ایجی ٹیشن کی بجائے سول نافرمانی۔ اور قانون شکنی کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ وہاں خود وُہ قیدی بھی اپنے مطالبات منوانے کے لئے ایسا حربہ استعمال کر رہے ہیں۔ جسے کسی صورت میں بھی معقول نہیں کہا جا سکتا۔ اور پھر طرّہ یہ ہے۔ کہ یہ سب کچھ کانگرس کے منشا کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ کانگرس ان ہر دو طریق عمل کو ناپسند کرتی ہے۔ چنانچہ پنجاب اور دیگر صوبوں کے بھوک ہڑتال کرنے والے سیاسی قیدیوں کو گاندھی جی کئی بار مشورہ دے چکے ہیں۔ کہ وُہ بھوک ہڑتال کو ترک کر دیں۔ اور پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی صوبہ سرحد کے دورہ پر روانہ ہونے سے پیشتر پنجاب کی جیلوں میں محبوس سیاسی قیدیوں کے بھوک ہڑتال کے اقدام پر اظہارِ افسوس کیا تھا اور صوبہ سرحد سے واپسی پر عازم لکھنؤ ہونے سے قبل انہوں نے جو بیان اخبارات میں شائع کرایا۔ اس میں انہوں نے لاہور کے ۲۴ر جنوری کے شر انگیز مظاہرہ کی مذمت کی۔ اور لکھا۔ کہ کانگرس کو سول نافرمانی اور قانون شکنی کا اقدام ہرگز اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ اقدام کانگرس کی موجودہ پالیسی کے خلاف ہے۔ گو پُرامن ایجی ٹیشن ہر حالت میں ضروری ہے۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جب کانگرس سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لئے بھوک ہڑتال کو درست نہیں سمجھتی۔ اور اس بارے میں لوگوں کے اقدام قانون شکنی کو بھی ناپسند کرتی ہے تو پھر کیوں کانگرس کے پیرو پنجاب میں ان دونوں حربوں کو استعمال کر رہے ہیں۔ اور کیوں کانگرس کے اربابِ اختیار ان کے خلاف تادیبی کارروائی نہیں کرتے؟

اس سے بھی بڑھ کر حیرت انگیز بات یہ ہے۔ کہ باوجود اس امر کے کہ سیاسی قیدی ابھی تک کانگرسی صوبوں میں بھی موجود ہیں۔ اور بھوک ہڑتال کرنے کا الٹی میٹم دے رہے ہیں لیکن وہاں اس قسم کی ایجی ٹیشن مفقود ہے جس کا مظاہرہ لاہور میں کیا گیا۔ اس امتیاز کا آخر کیا مطلب ہے؟۔ اور کیوں صرف پنجاب ہی کو اس بارے میں بدامنی و شرارت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

ڈھاکہ سے ایک افسوسناک تازہ اطلاع موصول ہُوئی ہے۔ کہ ٹیٹا گڑھ کے مقدمہ انکشاف اسلحہ کے قیدی مسٹر ہریندرا ناتھ منشی کا جو گزشتہ دو ہفتوں سے بھوک ہڑتال کئے ہُوئے تھا۔ ڈھاکہ سنٹرل جیل میں ۳۰۔ جنوری کی صبح کو انتقال ہو گیا۔ بھوک ہڑتال کے ذریعہ پروٹسٹ کا عجیب و غریب طریق گو مسٹر گاندھی ہی کا ایجاد کردہ ہے لیکن افسوس ہے۔ کہ باوجود اس بات کے کہ وُہ متعدد بار سیاسی قیدیوں کو اس اقدام سے باز رہنے کی تلقین کر چکے ہیں۔ ان کے سیاسی چیلوں نے ان کے اس مشورہ کی پروا نہیں کی۔ اور یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ اس وقت تک ایک جان اس نادانی و جہالت کی نذر ہو چکی ہے۔ معلوم نہیں۔ اب کانگرسی حکومت بنگال کے خلاف کیا کیا طوفان بے تمیزی برپا نہیں کریں گے۔ لیکن حق یہ ہے کہ اس بارے میں کانگرس کا شور و شر خود اس کے مسلمات کی رُو سے بالکل بے معنی ہوگا۔ اور وُہ

سرحد کے آزاد رہنماؤں کا مکتوب

گو یہ حقیقت پہلے ہی عیاں تھی۔ کہ سرحد آزاد کے رہنماؤں کا صوبہ سرحد سے ہندوؤں کے اغوا کی وارداتوں سے کوئی تعلق نہیں لیکن ان کے ایک مکتوب سے جو انہوں نے صدر کانگرس پنڈت جواہر لال نہرو کے نام لکھا۔ اور جس کا مکمل متن پنڈت جی نے اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ یہ حقیقت پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے۔ اس مکتوب پر فقیر آف ایپی اور دو اور قبائلی لیڈروں کے دستخط ثبت ہیں۔ وُہ پنڈت جی کو مخاطب کرتے ہُوئے لکھتے ہیں۔

"بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے نواح سے ہندوؤں کے اغوا کی جو وارداتیں وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہیں۔ وُہ ہمارے خلاف منظم پراپیگنڈا کا حصہ ہیں۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ان افسوسناک حرکات کو ہرگز ہماری حمایت حاصل نہیں۔ جو لوگ اس قسم کے افعال شنیعہ کے مرتکب ہوتے ہیں وُہ اسلام کی رُو سے ظالم اور مردود کہلاتے ہیں۔ کیونکہ اسلام صلح و آشتی کا حامی اور ظلم و تعدی کا دُشمن ہے"

سرحد میں حکومت کی فارورڈ پالیسی کی بڑی وجہ اغوا اور لوٹ مار کی وارداتوں کا انسداد بیان کی جاتی ہے۔ لیکن مذکورہ بالا قبائلی لیڈروں کے اس بیان کی روشنی میں ان کے خلاف حکومت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پھوپھی صاحبہ کا انتقال

قادیان ۱۳۱ جنوری یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ مسماۃ عمر بی بی صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی چچا مرزا غلام محی الدین صاحب کی لڑکی تھیں۔ اور مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری سے بیاہی گئی تھیں۔ آج اڑھائی بجے بعد دوپہر بعمر تقریباً ۹۴ سال وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے ۱۹۲۱ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ اور ۱۹۳۱ء میں وصیت کی۔ محمدی بیگم صاحبہ انہی کی لڑکی ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج بعد نماز عصر بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں نماز جنازہ پڑھائی۔ نعش کو کندھا دیا۔ اور قبرستان تک تشریف لے گئے۔ مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳۱ جنوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی اور نزلہ کی شکایت ابھی تک ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛

جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب حکیم پر گذشتہ شب بائیں طرف کے ہاتھ اور پاؤں پر اچانک فالج کا حملہ ہو گیا۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

بعد نماز عصر ڈاکٹر احمد خان صاحب جودھپوری کی لڑکی رضیہ اقبال صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور دعا کی ؛

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی دل محمد صاحب کو علاقہ بیٹ ضلع گورداسپور میں سلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے ؛

معززین جماعت احمدیہ پر مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کی سماعت

گورداسپور ۱۳۱ جنوری ۱۹۳۸ء۔ پولیس نے معززین جماعت احمدیہ پر زیر دفعہ ۱۰۷ جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ اے۔ ڈی۔ ایم صاحب کی عدالت میں آج اس کی سماعت ہوئی اور بعض گواہوں کی شہادات ہوئیں۔ مزید سماعت ۲۴ فروری پر ملتوی ہوئی ہے۔ شہادتیں اگلے پرچہ میں انشاء اللہ درج کی جائیں گی۔

اعلان بعض لوگ میرے نام پر وصیت کے متعلق کوئی رقم بھیج دیتے ہیں۔ یہ درست نہیں آئندہ کے لئے کوئی صاحب وصایا کی رقم میرے نام پر نہ بھیجے۔ بلکہ منی آرڈر پر سیکرٹری مقبرہ بہشتی تحریر کیا کرے خاکسار (سید) محمد سرور شاہ قادیان

اخبار احمدیہ

ایک احمدی نوجوان کی سائیکل ریس میں کامیابی

شیخ خالق بخش قادیانی سٹوڈنٹ بی۔ اے۔ ایف۔ سی۔ کالج لاہور ۲۴ جنوری ۱۹۳۸ء کو ۳۰۰۰۰ میٹر سائیکل ریس میں پنجاب بھر میں فرسٹ رہے۔ اب انہیں آل انڈیا اولمپک میں پنجاب اولمپک کی طرف سے کلکتہ بھیجا جا رہا ہے۔ احباب مزید کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید محمد سعید سلیم قادیان

درخواست ہائے دعا

ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب رینالہ خورد ضلع منٹگمری کی اہلیہ صاحبہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ نیز وہ خود بھی بعض مخالفین کی شرارتوں کے باعث تکلیف میں ہیں۔ محمد علی خان صاحب دھوائی ساہی سونگرہ ضلع کٹک کا لڑکا منظر احمد بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ ملک سید احمد صاحب خورم گوجر (ٹیکسلا) چند دنوں سے بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ چودھری محمد رشید الدین صاحب احمدی چک لالہ (راولپنڈی) اپنی ملازمت میں مستقل ہونے اور ترقی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔ (۲) میرے محترم والد صاحب عدن سے ۳۸/۱/۲۳ کو بغرض حج روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ ان کا وہاں جانا مفید اور بابرکت ہو۔ نیز عزیزم محمد افضل پسر ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب احمدی آف عدن کا لڑکا سخت بیمار ہے دعائے صحت فرمائیں سلطان احمد گجراتی

ولادت

(۱) ۱۴ جنوری ۱۹۳۸ء خاکسار کے ہاں بچی تولد ہوئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نام مجیدہ رکھا ہے۔ بچی کی درازی عمر اور نیک ہونے کے لئے اور اس کی والدہ کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار رفیق احمد بھٹی قادیان (۲) ۲۸ جنوری میرے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار ابراہیم بھینی بانگر متصل قادیان (۳) میرے گھر خدا کے فضل سے لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سعید احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب مولود کے خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار رشید احمد امرتسر

دعائے مغفرت

چودھری نواب خان صاحب ولد کریم بخش صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ ۲۲ جنوری کو فوت ہو گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ عبد الغنی خان کریام

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں تبلیغی کلاس

حلقہ داتہ زید کا اور پوہلہ مہاراں کی زیر امارت انجمن ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ گھٹیالیاں میں زیر نگرانی نظارت تعلیم و تربیت اور نظارت دعوت و تبلیغ ایک تبلیغی کلاس کھولی گئی ہے۔ اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل کو اس علاقہ کے لئے بطور مبلغ اور معلم مقرر کیا گیا ہے۔ تمام انجمنوں کے عہدیداران سے درخواست ہے۔ کہ وہ مولوی صاحب سے پورے طور پر تعاون فرمائیں۔ اور ان کے حسب منشاء طلباء مہیا کرنے میں ان کی امداد فرمائیں ؛ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

شیخ عبد الرحمٰن مصری کے ٹریکٹ کا جواب

شیخ عبد الرحمٰن مصری کے ٹریکٹ "کیا تمام خلیفے خدا ہی بناتا ہے"؟ کا مکمل جواب نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے شائع ہو گیا ہے۔ ضرورت ہے کہ احباب اسے بکثرت تقسیم کریں۔ حسب دستور جماعتوں کو بھیجا جا رہا ہے۔ جن دوستوں کو مزید تعداد کی ضرورت ہو فوراً طلب فرمائیں۔ دوسرے ٹریکٹوں کے جواب بھی بفضل خدا

قبولیتِ دُعا کا اسماءِ الٰہیہ سے گہرا تعلّق

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

سوال

حال میں ہی میرے سامنے ایک دن یہ سوال پیش کیا گیا۔ کہ "قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے۔ کہ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۔ اللہ تعالےٰ کے نام بہت اچھے اچھے ہیں۔ پس تم وہ نام لے کر اس سے دُعا کیا کرو۔ یعنی جیسی دُعا ہو۔ اس کے مطابق اس کا صفاتی نام لے کر اس سے اپنا مطلب مانگا کرو جیسے یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ۔ لیکن برخلاف اس کے جب ہم قرآنی دُعاؤں کو دیکھتے ہیں۔ تو وہ صرف ربّ یا ربّنا سے شروع ہوتی ہیں۔ اور حدیث کی دُعائیں اَللّٰھُمَّ سے۔ اب سوال یہ ہے جب خدا تعالےٰ کا حکم یہ ہے۔ کہ اپنی دُعا کے مضمون کے مطابق خدا کے خاص خاص نام اس دُعا کے ساتھ لیا کرو۔ تاکہ وہ جلدی قبول ہو۔ تو پھر خود قرآن شریف اور احادیث میں اس پر عمل کیوں نہیں کیا گیا!"

الجواب

میں اس سوال کے اصل جواب سے پہلے یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ کیوں ربّنا اور اَللّٰھُمَّ کے الفاظ قرآن اور احادیث کی دُعاؤں سے پہلے آتے ہیں۔ ربّنا کے معنے ہیں اے ہمارے ربّ اور اَللّٰھُمَّ کے معنے ہیں۔ اے ہمارے اللہ۔ اللہ اس ذات کا نام ہے جس میں تمام صفاتِ حسنہ اور تمام محامد کا ملہ جمع ہوں۔ خواہ وہ تنزیہی ہوں۔ یا تشبیہی یعنی خواہ ان صفات کا تعلق انسان سے ہو یا نہ ہو۔ مثلاً رحم۔ یا خلق یا کرم یا عفو۔ یا پرورش وغیرہ صفات کے لئے مخلوقات کا ہونا ضروری ہے۔ اور یہ صفات کسی حد تک انسانوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس لئے ان کو تشبیہی صفات کہتے ہیں۔ برخلاف اس کے بعض صفات خدا تعالےٰ کی ایسی ہیں۔ جو اس کی ذات سے مخصوص ہیں۔ اور وہ ان سے ہمہ وقت موصوف ہے۔ خواہ کوئی مخلوقات موجود ہو یا نہ ہو۔ وہ صفات اس کی ذاتی ہیں۔ اضافی نہیں۔ مثلاً اس کی توحید و تفرید۔ اس کا علیم ہونا۔ قدیم یعنی ازلی ہونا بے پروا اور بے احتیاج ہونا قدوس ہونا۔ بے مثل ہونا۔ وراء الورا ہونا وغیرہ۔ ان صفات کو تنزیہی صفات کہتے ہیں۔

اب واضح ہو۔ کہ جب خدا تعالےٰ کو تمام صفات تشبیہی اور تنزیہی کا جامع قرار دیا جائے تو اس کا نام اللہ ہو جاتا ہے۔ یعنی اللہ اس ذات کا نام ہے جس میں تمام خوبیاں محامد خواہ وہ ذاتی ہوں۔ خواہ مخلوق کی وجہ سے ہوں۔ سب کے سب جمع ہوں۔ اسی وجہ سے ہم اللہ کے معنے یہ کیا کرتے ہیں۔ کہ وہ جو ہر عیب و نقص سے پاک اور ہر خوبی و کمال کا مالک ہو۔

اب ربّ کے معنے سنیئے جس طرح اللہ کا لفظ جامع ہے تمام کمالات تنزیہی اور تشبیہی کا۔ اسی طرح ربّ کا لفظ **جامع ہے صرف تمام کمالات تشبیہی کا۔ اور بس** یعنی تمام وہ صفات جو مخلوقات کے متعلق ہیں۔ مثلاً خالق ہونا۔ ہادی ہونا۔ رزق دینا۔ شفا دینا۔ دُعا قبول کرنا۔ علم سکھانا۔ حیّ و قیوم ہونا۔ وہاب غفار۔ رحمان۔ رحیم۔ مالک یوم الدین اور بادشاہ ہونا وغیرہ وغیرہ۔ ان سب اسماء کے مجموعہ کا نام ربّ ہے۔ یعنی انسان کو جن صفات سے پالا پڑتا ہے۔ وہ تمام صفات ربوبیّت میں داخل ہیں۔

پس قرآنی۔ اور احادیث کی دعاؤں کو اللہ تعالےٰ کے ان دو عظیم الشان اسماء سے شروع کیا گیا ہے۔ ربّ سے اس لئے کہ تمام صفاتِ الٰہیہ جن کا تعلق انسان سے ہے۔ وہ سب کی سب ربّ کے لفظ کے اندر داخل ہیں۔ اور اللہ سے اس لئے کہ تمام کی تمام صفاتِ الٰہیہ خواہ ان کا تعلق انسان سے ہے۔ یا نہیں ہے سب کو دُعا کے قبول ہونے کے لئے پکارا گیا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ ان وسیع المطالب الفاظ کو اس لئے اختیار کیا گیا ہے۔ کہ انسان کا علم ناقص ہے۔ اور وہ نہیں جانتا کہ کسی دُعا کے لئے کن کن اسماء اور صفات کو تحریک دینے کی ضرورت ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک معمولی سی دُعا کی قبولیت کے لئے ذاتِ باری کو اپنی دس۱۰ دس۱۰ بیس۲۰ بیس۲۰ تیس۳۰ تیس۳۰ یا زیادہ صفات کو حرکت میں لانا پڑتا ہے۔ مثلاً ایک شخص اپنے ہاں بیٹا ہونے کی خواہش رکھتا ہے۔ اور ساتھ ہی وہ جانتا ہے۔ کہ بیٹا عنایت کرنے والا اسم وہّاب ہے۔ پس اگر وہ یہ دُعا کرےگا کہ اے وہاب مجھے بیٹا دے تو ممکن ہے کہ وہ دُعا کارگر نہ ہو۔ کیونکہ شاید اس کی بیوی کو کوئی مخفی بیماری ہو۔ اور جب تک صفت شفا مدد کو نہ آئے۔ کامیابی نہیں ہوگی۔ اسی طرح بیٹا ہوا بھی۔ اور صفتِ قیوم آگے نہ آئی۔ تو وہ زندہ کیونکر رہے گا۔ اور اگر رحمانیت رحیمیت وغیرہ نے مدد نہ کی۔ تو ممکن ہے۔ کہ ناقص یا مجنون اولاد ہی پیدا ہو جائے۔

غرض جب تک ہر طرف سے بہت ساری صفات فیضان کے لئے طیار نہ ہوں۔ تو ایک بیٹا ہونا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے ربّ۔ یا اللہ۔ جو اللہ تعالےٰ کے دو بڑے نام۔ یا اسم اعظم ہیں۔ ان سے ہر دُعا شروع کی جاتی ہے۔ ورنہ ممکن ہے کہ کسی نقص طلب کی وجہ سے تیر نشانہ پر نہ بیٹھے۔ گویا ہر دُعا کے لئے ہم اللہ تعالےٰ کی تمام صفات کے آگے یکدم التجا کر دیتے ہیں۔ تا وہ تمام کی تمام ہماری امداد کریں۔ اور قبولیت میں کوئی نقص۔ یا رخنہ باقی نہ رہے۔

اب آپ پوچھیں گے۔ کہ پھر آیت وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا کا مطلب کیا ہوا؟ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ علاوہ اللہ اور ربّ کے عظیم الشان اسماء کے ہمیں خاص طور پر دیگر اسماء سے بھی استمداد کرنی چاہیئے۔ اور گو اپنی ہر دُعا کو ہم اَللّٰھُمَّ یا ربّنا سے شروع کریں۔ مگر کسی خاص صفت الٰہیہ کو جوش میں لانا ہو۔ تو ضرور اَللّٰھُمَّ یا ربّنا کے بعد اس کا نام بھی لیں۔ تاکہ علاوہ جملہ صفاتِ ربوبیّت۔ اور الوہیّت کے خاص متعلقہ صفت سے بھی ساتھ کے ساتھ مخصوص استمداد ہو جائے۔

مثال کے طور پر اگر ہم ایک بادشاہ سے کچھ مانگنا چاہیں۔ تو یہ کہنا بھی جائز ہے۔ کہ "اے بادشاہ تو ہم کو کچھ عنایت فرما!" اور یہ کہنا بھی جائز ہے۔ کہ "اے بادشاہ تو جو بڑا سخی داتا ہے ہم کو کچھ عنایت فرما!" صاف ظاہر ہے۔ کہ مؤخر الذکر فقرہ زیادہ پُر اثر۔ اور مناسب ہوگا۔ کیونکہ اگرچہ بادشاہ میں تمام اچھی صفات ہوں بھی۔ تب بھی مانگنے کے لئے سخاوت کا خاص طور پر ذکر کرنا اس صفت کو خاص طور پر جوش میں لائے گا۔ اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ تم اللہ سے جو دُعائیں کرتے ہو۔ ان میں اس کی ان خاص صفات سے بھی ضرور استمداد کیا کرو۔ جن سے تمہارے مطالب کو خاص تعلق ہو۔

آئیے اب ان معنوں کے لحاظ سے دیکھیں۔ کہ آیا قرآن مجید حدیث شریف کی دعائیں خدا تعالےٰ کی صفت **ربوبیت** اور **الوہیت** کے سوا باقی اسماء حسنہ سے بھی استمداد لیتی ہیں یا نہیں اگر نہیں تو پھر آپ کا اعتراض صحیح ہوگا۔ اور اگر لیتی ہیں تو پھر یہ کہا جائے گا۔ کہ آپ نے اعتراض تو کر دیا۔ مگر قرآن اور حدیث کی دعائیں پڑھ کر خود جواب نہیں سوچا ورنہ یہ مسئلہ وہیں حل ہو جاتا۔ اب میں قرآن مجید کی بعض دعائیں پیش کرتا ہوں

(۱) ربنا تقبل منا انک انت **السمیع العلیم**

(۲) وارنا مناسکنا وتُب علینا انک انت **التواب الرحیم**

(۳) ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت **الوھاب**

(۴) ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء۔ ۔ ۔ وارزقنا وانت **خیر الرازقین**

(۵) ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت **خیر الفاتحین**

(۶) رب اجعل ھٰذا البلد اٰمناً۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ومن عصانی فانک **غفور رحیم**

(۷) ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان۔ ۔ ۔ ۔ ربنا انک **رؤف رحیم**

(۸) ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علیٰ کل شیءٍ **قدیر**

(۹) رب اغفر وارحم وانت **خیر الراحمین**۔

(۱۰) رب اشرح لی صدری ۔ ۔ ۔ انک کنت بنا **بصیرا**

(۱۱) رب انزلنی منزلاً مبارکاً وانت **خیر المنزلین**

(۱۲) رب ھب لی من لدنک ذریۃ انک **سمیع الدعا**

(۱۳) رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا فتقبل منی انک انت **السمیع العلیم**

(۱۴) اللھم **فاطر السمٰوٰت والارض۔ عالم الغیب والشھادۃ**۔ ۔ ۔ ۔

(۱۵) ربنا وادخلھم جنات عدن التی وعدتھم۔ ۔ ۔ ۔ انک انت **العزیز الحکیم**

(۱۶) اللھم **مالک الملک** توتی الملک من تشاء۔ ۔ ۔ الخ

(۱۷) اسی طرح فاتحہ میں **رب العلمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین**۔ چار اسماء کے استمداد سے دعا مانگی ہے۔

غرض قرآنی دعاؤں میں علاوہ **رب** یا **اللہ** کے جو ہر دعا کے سر پر شروع میں ہے۔ اکثر جگہ خاص خاص اسمائے الٰہی دعاؤں میں آئے ہیں۔ مگر آپ نے ساری دعا کو نہیں پڑھا۔ صرف سرا دیکھ کر اعتراض کر دیا۔ اگر ساری دعاؤں کو پڑھا ہوتا تو معلوم ہو جاتا۔ کہ ہر دعا ہمیشہ **اللہ یا رب** کے عظیم الشان اسم سے شروع کی جاتی ہے۔ اور اس کے بعد یا آخر میں اکثر جگہ اس اسم کا ذکر بھی آ جاتا ہے۔ جس کا خاص طور پر اس دعا کے ساتھ تعلق ہوتا ہے یہی حال احادیث کا ہے۔ اگر مثالیں دینے لگوں تو شاید اخبار کا پورا ورقہ ہی بھر جائے۔ مگر پھر بھی نمونۃً چند کا ذکر کر دیتا ہوں۔

(۱) اللھم انک **عفوٌّ** تحب العفو فاعف عنی

(۲) اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد وبارک وسلم انک **حمید مجید**

(۳) رب انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً۔ ۔ ۔ ۔ انک انت **الغفور الرحیم**

(۴) اذھب الباس رب الناس واشف انت **الشافی**۔ ۔ ۔ ۔

(۵) اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انت **المقدم** وانت **المؤخر**

(۶) لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین اسئلک موجبات رحمتک۔ ۔ ۔ ۔ یا ارحم الراحمین

(۷) اللھم **بدیع السمٰوٰت والارض ذا الجلال والاکرام** والعزۃ التی لا ترام اسئلک یا اللہ یا رحمان بجلالک ونور وجھک۔ ۔ ۔ **العلیّ العظیم**

(۸) اللھم **منزل الکتاب سریع الحساب** اللھم اھزم الاحزاب

غرض ان مثالوں کو طول دینے سے فائدہ نہیں۔ صرف اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ **اللہ** اور **رب** دو ہی ایسے اسماء ہیں۔ جو باقی تمام اسماء الٰہی پر حاوی ہیں۔ اور ہر دعا کا مطلب صرف ایک یا دو اسماء سے ہی پورا نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض اوقات بہت سی صفات الٰہی ایک معمولی مطلب کو پورا کرنے کے لئے کام آتی ہیں۔ پس دعا کے اول میں ہمیشہ ایک اسم اعظم ہوتا ہے جس کے ماتحت ہر ضرورت انسانی آ جاتی ہے۔ مگر انفرادی اسماء بھی قرآن و حدیث کی دعاؤں میں بکثرت استعمال ہوئے ہیں لیکن لوگوں کا ان کی طرف اس وجہ سے خیال نہیں گیا۔ کہ وہ عموماً دعا کے آخر میں آتے ہیں۔

(نوٹ:۔ مندرجہ بالا مضمون پڑھتے ہوئے ایک جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوگا کہ جب تمام تشبیہی صفات کا جامع **رب** کہلاتا ہے تو تمام تنزیہی صفات کا جامع کیا کہلائے گا۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ جامع صفات تنزیہی کا نام قرآن مجید میں **احد** ہے۔ اور جس طرح قرآن مجید اس اللہ کے نام سے شروع ہوا ہے۔ جو **رب** یعنے تمام صفات تشبیہی کا مالک ہے۔ اسی طرح اس اللہ کے نام پر ختم ہوا جو **احد** ہے یعنی وہ جو تمام صفات تنزیہی کا مالک ہے۔ گویا الوہیت مجموعہ ہے تمام صفات ربوبیت اور تمام صفات احدیت کا۔ اور جس طرح سورۂ فاتحہ اپنی چار تشبیہی امہات الصفات کے ساتھ عالمین پر اس کے احسان کی بارشیں برسا رہی ہے۔ اسی طرح سورہ اخلاص اپنی چار تنزیہی امہات الصفات کے ساتھ کائنات پر اس کے **حسن** کی جلوہ گری کر رہی ہے۔)

بقایا دار موصیان حصہ آمد خاص طور پر توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہوتا ہے۔ اس سال میں سے نو ماہ گزر چکے ہیں۔ بقایا دار موصیوں کو فرداً فرداً بقایا کے کارڈ بھیجے جا چکے ہیں۔ مگر ابھی تک بقایا ادا کرنے کی طرف موصیان حصہ آمد نے توجہ نہیں کی۔ کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ جس موصی حصہ آمد کے ذمہ چھ ماہ کا بقایا ہوگا۔ اس کی وصیت مناسب کارروائی کے لئے مجلس کارپرداز میں پیش کر دی جائے گی۔ اور اگر مجلس نے چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا ہونے کی وجہ سے ایسی وصایا منسوخ کر دیں۔ تو دوبارہ ایسی وصایا نہیں لی جائیں گی۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ پھر حصہ آمد کے موصی صاحبان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اپنا اپنا بقایا ۳۰ اپریل سے پہلے پہلے ادا کر کے مشکور فرمائیں۔ یا معذوری کی حالت میں معین عرصہ کے لئے مہلت حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ تاکہ مناسب غور کے بعد ان کی معذوری کو مدنظر رکھ کر کچھ عرصہ کے لئے مہلت دی جائے۔ اگر کوئی موصی حصہ آمد نہ بقایا ادا کرے گا اور نہ مہلت حاصل کرے گا۔ تو ایسے موصیان حصہ آمد کی وصایا منسوخی کے لئے مجلس کارپرداز میں پیش کر دی جائیں گی۔ بعد میں ان کو کسی قسم کا شکوہ کا حق نہیں ہوگا۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

مقدمہ قبرستان کے سلسلہ میں ہائی کورٹ لاہور کا فیصلہ

جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل کی باعزت بریت

قبرستان کے مقدمہ میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل کو ایک سو روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ چار ماہ قید سخت کی سزا دی گئی تھی۔ سشن جج صاحب گورداسپور نے بھی اس سزا کو بحال رکھا۔ لیکن مولوی صاحب جرمانہ ادا کرنے پر قید کو ترجیح دیتے ہوئے جیل خانہ میں چلے گئے۔ اس کے بعد ہائی کورٹ میں اپیل کی گئی۔ جسے ۱۹ جنوری کو آنریبل مسٹر جسٹس سکیمپ جج ہائی کورٹ نے منظور کرتے ہوئے مولوی صاحب موصوف کو باعزت بری کر دیا۔

اس اپیل پر فاضل جج نے جو فیصلہ لکھا۔ اس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

یہ درخواست نگرانی گورداسپور کے فاضل سشن جج کے فیصلہ کے خلاف ہے۔ جس میں زیر دفعہ ۳۲۶ بہ خواندگی دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند جرم اور سزائے جرمانہ بحال رکھی گئی ہے۔

اس مقدمہ کی ابتداء قادیان میں ایک واقعہ سے ہوئی۔ قادیان میں ایک عام قبرستان ہے جو جماعت احمدیہ کے آغاز سے قبل تمام مسلمانوں کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ وہاں بعض خاص قبرستان بھی ہیں جو احمدیوں کی ملکیت ہیں۔ مجسٹریٹ کے نزدیک غیر احمدی مسلمانوں نے بر بنائے اس قبرستان کو باوجودیکہ کاغذات مال میں اس قبرستان کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بانی جماعت احمدیہ کے بیٹوں کی ملکیت ہے۔ مخصوص طور پر اپنا قبرستان سمجھنا شروع کیا۔ احمدیوں نے اس میں اپنے حق تدفین کو نافذ کرنے کا ارادہ کیا۔ ان کے اس قانونی حق کے متعلق کوئی کلام نہیں۔ بٹالہ کے سب انسپکٹر پولیس نے بیان کیا ہے۔ کہ اس نے قادیان کی پولیس کو حکم دے رکھا تھا۔ کہ وہ احمدیوں کو وہاں اپنے مردے دفن کرنے کی اجازت دیں۔

جون ۱۹۳۶ء کو ایک صبح ایک احمدی کمہار کا بچہ اس پرانے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ چار احراری بچہ کو دفن ہونے سے روکنے کے لئے وہاں جمع ہو گئے۔ ان میں سے ایک عبدالحق نامی نے قبر کھودنے والے کی کدال پکڑ لی۔ اس کے بعد اس کو پیٹا گیا۔ اور اسے چودہ زخم آئے جن میں سے ایک شدید گھاؤ تھا۔ جس کے متعلق کہا گیا تھا۔ کہ وہ کدال سے لگایا گیا ہے۔ اسے تیرہ دن ہسپتال میں رہنا پڑا۔

انیس اشخاص پر مقدمہ چلایا گیا جن میں سے مجسٹریٹ نے گیارہ کو مجرم قرار دیا۔ فاضل سشن جج نے نو کی اپیل کو منظور کر لیا اور دو اپیل کنندگان کا جرم بحال رکھا۔ ان میں ایک ولی محمد قبر کھودنے والا ہے۔ جس کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ اس نے کدال ماری تھی اور دوسرا عبدالرحمٰن جٹ۔ ... جسے بعض تعلیمی ڈگریاں حاصل ہیں اور وہ قادیان کے ایک دینی کالج میں عربی کا پروفیسر ہے۔

اس نگرانی میں علی الخصوص اسی کے متعلق درخواست کی گئی ہے۔ یہ بات ثابت نہیں ہے۔ کہ مولوی عبدالرحمٰن نے واقعہ میں ضرب لگائی۔ صرف یہی کہا گیا ہے۔ کہ اس نے دوسرے لوگوں کو برانگیختہ کیا۔ اور یہ شہادت گواہان استغاثہ کی ہے۔ اس کے برعکس بہت سے گواہان صفائی نے بیان کیا ہے۔ کہ عبدالرحمٰن نے انہیں (پیٹنے سے) روکا۔ گواہان استغاثہ نے بیان کیا۔ کہ عبدالرحمٰن احمدیوں کی ایک ایسوسی ایشن بنام نیشنل لیگ کور کی وردی پہنے ہوئے تھا۔ عبدالرحمٰن اور بہت سے گواہان صفائی نے جن میں بانی جماعت احمدیہ کے ایک فرزند بھی ہیں۔ اور انڈین آرمی میں کیپٹن اور کنگز کمشن (Kings Commission) کے حامل ہیں اس کی تردید کی۔ ایک فوٹو بھی پیش کیا گیا۔ اس میں ایک شکل جو یقیناً وردی میں نہیں۔ عبدالرحمٰن کی بیان کی گئی ہے گو یہ فوٹو اتنا عمدہ نہیں اور فاضل سشن جج نے کہا ہے۔ کہ اس پر انحصار کرنا خطرناک ہے۔ لیکن فوٹوگرافر نے حلف اٹھائی ہے۔ کہ شخص مذکور عبدالرحمٰن ہی ہے۔ اور اس کی تصدیق دوسرے گواہان نے بھی کی ہے۔ جو فوٹو میں دکھائے گئے ہیں۔

سرکاری گواہان جن پر فاضل سشن جج نے انحصار کیا۔ زیادہ تر پولیس ہی کے تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ مقامی پولیس اور احمدیوں میں باہم کشیدگی رہی ہے۔ جب عبدالرحمٰن کا جرم اور جرمانہ برقرار رکھے گئے۔ تو اس نے جرمانہ ادا کرنے پر جیل میں جانے کو ترجیح دی اور جب تک پولیس نے اس کا مال قرق کر کے جرمانہ وصول نہ کر لیا۔ وہیں رہا۔ اس کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ ان کے اپنے آپ کو بے قصور سمجھنے کی علامت ہے۔

ان تمام امور کو مجموعی طور پر مدنظر رکھتے ہوئے مجھے اس بات کے متعلق شبہ ہے۔ کہ عبدالرحمٰن نے واقعہ میں احمدیوں کو اس بات کے لئے اکسایا۔ کہ وہ عبدالحق اور اس کے ساتھیوں کو پیٹیں۔ لہٰذا میں اس کی نگرانی کو منظور کرتا ہوا اسے بری کرتا ہوں۔ جرمانہ جو وصول کیا گیا ہے وہ واپس دیا جانا چاہئیے۔

ولی محمد کے معاملہ میں نگرانی کے لئے زور نہیں دیا گیا۔ لہٰذا وہ خارج کی جاتی ہے۔

مجسٹریٹ نے حکم دیا تھا۔ کہ جرمانہ کی رقم میں سے مضروبین کو ۹۰ روپے بطور معاوضہ دئے جائیں۔ بلاشبہ انہیں پیٹا گیا تھا۔ لیکن میرے نزدیک اس معاوضہ کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ ان کا فعل اشتعال انگیز تھا۔ اور اس میں تو کوئی شبہ ہی نہیں۔ کہ احمدیوں کو قانونی طور پر یہ حق حاصل تھا کہ وہ اپنے مردوں کو اس قبرستان میں دفن کریں۔ اور اس حق کو مقامی حکام نے بھی تسلیم کیا ہے۔ بنا بریں معاوضہ کا حکم منسوخ کیا جاتا ہے اور اگر بطور معاوضہ کوئی ادائیگی ہو گئی ہے تو وہ واپس ہونی (چاہئیے)۔

(دستخط) ایف۔ ڈبلیو۔ سکیمپ جج

کس کی خوشی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء پر بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۹۵۸- سرداراں صاحبہ گورداسپور
۱۹۵۹- بی بی صاحبہ پٹیالہ
۱۹۶۰- حاکم بی بی صاحبہ گجرات
۱۹۶۱- رابعہ بی بی صاحبہ شیخوپورہ
۱۹۶۲- عائشہ بی بی صاحبہ ڈیرہ غازیخاں
۱۹۶۳- ولایت بی بی صاحبہ سرگودھا
۱۹۶۴- بہشتاں " "
۱۹۶۵- حیات بیگم بنت علی احمد صاحب "
۱۹۶۶- حیات بیگم بنت علی محمد صاحب "
۱۹۶۷- غلام فاطمہ " "
۱۹۶۸- راج بی بی " "
۱۹۶۹- نواب بی بی " شیخوپورہ
۱۹۷۰- ریشم بی بی " گجرات
۱۹۷۱- پھاگن بی بی " لائل پور
۱۹۷۲- جیواں " ڈیرہ غازیخاں
۱۹۷۳- شاہزادہ بیگم صاحبہ گجرات
۱۹۷۴- اللہ جوائی صاحبہ گجرانوالہ
۱۹۷۵- رحمت بی بی صاحبہ گجرات
۱۹۷۶- ٹھری " گجرانوالہ
۱۹۷۷- حیات بی بی " "
۱۹۷۸- حسین بی بی " گجرات
۱۹۷۹- زینب بی بی " "
۱۹۸۰- بہشت بی بی " "
۱۹۸۱- اللہ رکھی " سیالکوٹ
۱۹۸۲- امینہ بی بی " سیالکوٹ
۱۹۸۳- حمیدہ بیگم صاحبہ منٹگمری
۱۹۸۴- عائشہ بی بی صاحبہ
۱۹۸۵- سکینہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۱۹۸۶- رسول بی بی صاحبہ گجرانوالہ
۱۹۸۷- برکت بی بی صاحبہ
۱۹۸۸- خدیجہ بی بی صاحبہ گجرات
۱۹۸۹- سردار بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۹۹۰- غلام بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۹۹۱- خورشید بیگم صاحبہ گجرات
۱۹۹۲- رسول بی بی صاحبہ "
۱۹۹۳- حیات بیگم صاحبہ "
۱۹۹۴- دولت بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۱۹۹۵- امام بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۹۹۶- نظیر بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۹۹۷- جنت بی بی صاحبہ گجرات
۱۹۹۸- حاکم بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۱۹۹۹- نیاز بی بی صاحبہ ہوشیارپور
۲۰۰۰- جنت بی بی صاحبہ لاہور
۲۰۰۱- کرم بی بی صاحبہ لاہور
۲۰۰۲- راج بی بی صاحبہ لاہور
۲۰۰۳- اقبال بیگم صاحبہ فیروزپور
۲۰۰۴- نظیر بیگم صاحبہ فیروزپور
۲۰۰۵- امینہ بی بی صاحبہ منٹگمری
۲۰۰۶- حسین بی بی " سیالکوٹ
۲۰۰۷- برکت بی بی " جالندھر
۲۰۰۸- زینب بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۰۰۹- فضیلت بیگم صاحبہ جہلم
۲۰۱۰- مریم نور صاحبہ جہلم
۲۰۱۱- فتح بی بی صاحبہ لاہور
۲۰۱۲- سردار بیگم صاحبہ جہلم
۲۰۱۳- بھری صاحبہ "
۲۰۱۴- طالعہ بی بی صاحبہ گورداسپور
۲۰۱۵- عائشہ بی بی صاحبہ گورداسپور
۲۰۱۶- عمرالنساء صاحبہ گورداسپور
۲۰۱۷- حاکم بی بی صاحبہ گورداسپور
۲۰۱۸- آمنہ بی بی صاحبہ گورداسپور
۲۰۱۹- عندیزہ صاحبہ گورداسپور
۲۰۲۰- طالعہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۰۲۱- بختاور صاحبہ لاہور
۲۰۲۲- برکتے صاحبہ گورداسپور
۲۰۲۳- خیرالنساء صاحبہ گورداسپور
۲۰۲۴- عائشہ بی بی صاحبہ گورداسپور
۲۰۲۵- حرمت بی بی صاحبہ گورداسپور
۲۰۲۶- مقبول جان صاحبہ کراچی
۲۰۲۷- برکت بی بی صاحبہ گجرات
۲۰۲۸- بیگم بی بی صاحبہ کیمبل پور
۲۰۲۹- غلام فاطمہ صاحبہ گورداسپور
۲۰۳۰- سکینہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۰۳۱- محمدی بی بی صاحبہ شیخوپورہ
۲۰۳۲- نور بیگم صاحبہ لاہور
۲۰۳۳- سردار بیگم صاحبہ گجرات
۲۰۳۴- خدیجہ بی بی صاحبہ شاہ پور
۲۰۳۵- ہاجرہ بی بی صاحبہ خانگاہ
۲۰۳۶- رحمت بی بی صاحبہ منٹگمری
۲۰۳۷- کریم بی بی صاحبہ جالندھر
۲۰۳۸- رحیم بی بی صاحبہ منٹگمری
۲۰۳۹- بشیر بیگم صاحبہ سرگودھا
۲۰۴۰- ست بھرائی صاحبہ گوجرانوالہ
۲۰۴۱- جوائی صاحبہ جھنگ
۲۰۴۲- خان بی بی صاحبہ جھنگ
۲۰۴۳- بخت بھری صاحبہ جھنگ
۲۰۴۴- زینب صاحبہ لائل پور
۲۰۴۵- امینہ بیگم صاحبہ فیروزپور
۲۰۴۶- رابعہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۰۴۷- بھولی صاحبہ "
۲۰۴۸- امینہ بی بی صاحبہ "
۲۰۴۹- سکینہ صاحبہ ملتان
۲۰۵۰- فاطمہ صاحبہ گجرانوالہ
۲۰۵۱- اللہ جوائی صاحبہ ملتان
۲۰۵۲- غلام جنت صاحبہ ملتان
۲۰۵۳- رضیہ صاحبہ جہلم
۲۰۵۴- عندیزہ صاحبہ بنت غفار جہلم
۲۰۵۵- امۃ الرب صاحبہ شیخوپورہ
۲۰۵۶- کبیرالنساء صاحبہ میرٹھ
۲۰۵۷- حسن بانو صاحبہ میرٹھ
۲۰۵۸- ہاجرہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ
۲۰۵۹- اللہ رکھی صاحبہ بنت عمرالدین "
۲۰۶۰- برکت بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۰۶۱- نعیمہ خاتون صاحبہ گجرات

اعلان قابلِ توجہ موصیان

اکثر موصی صاحبان کے ذمے بقایا ہے۔ جس کی ادائیگی کے لئے متواتر بذریعہ اخبار اعلان کئے گئے ہیں۔ اور خطوں کے ذریعہ ہر ایک موصی تک کئی کئی دفعہ حساب بقایا پہنچایا گیا ہے۔ لیکن بہت کم ہیں جنہوں نے توجہ کی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس وقت وصیت تحریر کرتے ہیں۔ تو رسالہ الوصیت کا غور سے مطالعہ نہیں کرتے۔ اور اس وجہ سے اپنے اصلی منصب کو بھول کر چندہ کی ادائیگی پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ پھر کیا ہوتا ہے۔ ع

اندک اندک بہم شود بسیار

یعنی تھوڑا تھوڑا جمع ہو کر بہت بقایا ہو جاتا ہے۔ جس کا ادا کرنا بقاعدہ موصی صاحبان کے لئے بارگراں بن جاتا ہے۔ برعکس اس کے اگر ہر ایک موصی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رسالہ الوصیت وصیت تحریر کرنے سے پہلے خوب پڑھ لے تو وہ کبھی اپنے فرض کو نہیں بھول سکتا۔ وصیت تحریر کرتے وقت موصی اپنے قلم سے یہ عہد لکھتا ہے یا لکھاتا ہے۔ کہ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا / ششماہی آمد کا ۱/ حصہ ماہ بماہ / ہر ششماہی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیا کروں گا۔ لیکن اس کی پوری طرح پابندی نہیں کی جاتی۔ پس میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں۔ بذریعہ اعلان ہذا آگاہ کرتا ہوں۔ کہ وہ بہت جلد اپنے اس تحریری وعدہ کے مطابق ماہ بماہ یعنی ماہوار آمد کا یا ششماہی آمد کا مقررہ حصہ ادا کیا کریں۔ اور جو بقایا دار ہیں۔ وہ جلد فرید مہلت لیکر یا اپنے ماہوار چندہ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا کر کے بقایا ادا کر دیں۔ اسی طرح موصیوں کے ورثاء کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ جلد مذکورہ اعلان کے ذریعہ سبق حاصل کر کے اپنے عزیزوں کے بقائے جلد ادا فرمائیں۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی

وصیتیں

نمبر ۴۹۲۲ منکہ رشید احمد ولد چودھری محمد الدین صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چہور چک ۱۱۷ ڈاک خانہ سانگلا ہل ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۲ ۶ مطابق ماہ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ پچیس ۲۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

(۲) میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ (چوہدری) رشید احمد قوم جٹ کاہلوں۔ ساکن چہور چک ۱۱۷ ڈاک خانہ انگلا ہل۔ ضلع شیخوپورہ۔ حال منشی محمود آباد [فار]م ڈاک خانہ خاص۔ ضلع نواب شاہ سندھ

[گ]واہ شد:۔ (چوہدری) محمد اکرم خان ساکن چہور چک ۱۱۷ ڈاک خانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔ حال منیجر محمود آباد فارم ڈاکخانہ خاص ضلع نواب شاہ سندھ۔

گواہ شد:۔ (چوہدری) فیض احمد انسپکٹر بیت المال قادیان دارالامان۔

نمبر ۴۹۲۳ منکہ عنایت اللہ ولد مولوی عطاء محمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۲۷/۸/۲۵ ساکن چک ۳۹/۱۲.ل ڈاک خانہ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۲ ۶ مطابق یکم رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ بیس ۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا

(۲) میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ (شیخ) عنایت اللہ ساکن چک ۳۹/۱۲.ل ڈاک خانہ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری حال منشی محمود آباد فارم ڈاک خانہ خاص ضلع نواب شاہ سندھ

گواہ شد:۔ چوہدری محمد اکرم خان ساکن چہور چک ۱۱۷ ڈاک خانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔ حال منیجر محمود آباد فارم ڈاکخانہ خاص۔ ضلع نواب شاہ۔ سندھ۔

گواہ شد:۔ (چوہدری) فیض احمد انسپکٹر بیت المال قادیان۔ دارالامان۔

نمبر ۴۹۴۵ منکہ حمید احمد ولد محمد اسماعیل قوم باجوہ پیشہ ملازمت مدرسی عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۷ء ساکن چک ۹۹ شمالی ڈاک خانہ سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت ۲۸/۱۰ روپے ماہوار کا مدرس ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اپنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو تا ملازمت ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اگر تنخواہ بڑھ جائے یا کم ہو جائے۔ تو اس صورت میں بھی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جو بھی میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

اگر اس عرصہ میں میں کوئی رقم بطور حصہ جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید لے لوں۔ تو اسی قدر رقم منہا کر کے باقی کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:۔ حمید احمد مدرس مڈل سکول ہنڈیوالی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد:۔ غلام محمد امیر جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ بقلم خود۔

گواہ شد:۔ سلطان احمد بقلم خود سیکرٹری جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی۔ سرگودھا۔

ضرورت

ایک سرکاری افسر کو جو اعلیٰ عہدہ پر متعین ہیں۔ ایک ایسے گریجوایٹ کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی میں آنرز ہو۔ اور انگریزی میں خاص طور پر قابل ہونے کے علاوہ ٹائیپ بھی جانتا ہو۔ ضرورت مند جلد سے جلد اپنی درخواستیں سرنامہ چھوڑ کر اور مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ میرے پاس بھجوا دیں

ناظر امور عامہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ڈھاکہ۔ ۳۰ر جنوری۔ یونائیٹڈ پریس کی اطلاع ہے۔ کہ آج ۷ بجے مسٹر ہریندرا ناتھ منشی کا جو ٹیٹا گڑھ کے اسلحہ کے مقدمہ میں قید کی سزا دی گئی تھی۔ اور جو ڈھاکہ سنٹرل جیل میں گذشتہ ۱۴ روز سے بھوک ہڑتال کئے ہوئے تھا انتقال ہو گیا۔

کلکتہ۔ ۳۰ر جنوری۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال کو ایک خط لکھا ہے۔ جس میں ان سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ کانگرسی صوبوں کی ایسی معین مثالیں بیان کریں جن سے یہ ثابت ہوتا ہو۔ کہ وہاں کے مسلمانوں سے ظلم کیا گیا ہے۔

نئی دہلی۔ ۳۰ر جنوری۔ آج تین بجے بعد دوپہر مسلم لیگ کونسل کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں سب سے پیشتر مسجد شہید گنج کے متعلق بحث شروع ہوئی۔ اور کئی ایک تجاویز پر غور و خوض ہوتا رہا لیکن ابھی تک کوئی آخری فیصلہ نہیں ہوا۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ لیگ کا نظریہ ایک ریزولیوشن کی صورت میں پیش کیا جائے گا۔

نئی دہلی۔ ۳۰ر جنوری۔ آج صبح مسٹر ایم اے جناح مسلم لیگ کونسل کی صدارت کے لئے نئی دہلی آئے۔ ریلوے سٹیشن پر ان کا پُر جوش استقبال کیا گیا۔ اور ایک جلوس نکالا گیا۔ جو ایک میل لمبا تھا۔

پشاور۔ ۳۰ر جنوری مسٹر پیر بخش خان ایم ایل اے نے سرحد اسمبلی کے آئندہ بجٹ سیشن میں پیش کرنے کے لئے ایک بل کا نوٹس دیا ہے جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ تمام صوبہ بھر میں لازمی پرائمری تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیا جائے۔

لاہور۔ ۳۰ر جنوری۔ کل آل انڈیا نمائش لاہور میں انعامات تقسیم کرتے وقت سر سکندر حیات خان نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ موجودہ نمائش کی کامیابی کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہر طرف سے ایک مستقل نمائش گاہ کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ میں پبلک کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اس مسئلہ پر ہم پوری طرح غور کریں گے۔ مزید کہا اب تک صنعتی قرضوں کے لئے ایک لاکھ روپیہ وقف کیا جاتا تھا۔ لیکن ہماری گورنمنٹ نے اس کام کے لئے تین لاکھ روپیہ مقرر کیا ہے۔ اگر لوگوں نے ان سہولتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ تو ہم اس رقم میں مسلسل اضافہ کرتے رہیں گے۔

لنڈن۔ ۳۰ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم کے دورہ ہند کے متعلق دو تین ہفتوں تک اعلان ہو جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ اس سال کے آخیر یا ۱۹۳۹ء کے آغاز میں ہندوستان آئیں گے۔

روما۔ ۳۰ر جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اٹلی کے ایک مشہور کارخانہ میں ایک خوفناک دھماکہ کی وجہ سے ۳۰ آدمی ہلاک اور ۳۰۰ زخمی ہوئے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کارخانہ کے اس حصہ میں کام کرنے والے مزدور روئی کے گالوں کی طرح اُڑتے نظر آئے۔

تیرانہ۔ ۳۰ر جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ شاہ البانیہ کی نسبت ہنگری کی ایک رومن کیتھولک لڑکی سے ہوئی ہے شاہ کی عمر اس وقت ۴۳ سال ہے۔

لنڈن۔ ۳۰ر جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ برطانیہ میں ایک خوفناک طوفان آیا۔ طوفان کی رفتار ۸۰ میل فی گھنٹہ تھی مکانات کے انہدام کے باعث کئی ایک اموات ہوئیں گاڑیاں لیٹ ہو گئیں اور جہاز رانی کا سلسلہ بند ہو گیا۔

نئی دہلی۔ ۳۰ر جنوری ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل لارڈ لوتھین ہوائی جہاز کے ذریعہ عازم انگلستان ہو گئے۔

بنارس۔ ۳۰ر جنوری بلدیہ بنارس نے میونسپل سکولوں کے غریب طلبا کو دودھ مہیا کرنے کی سکیم تیار کی۔ اور اس کے لئے ایک ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

نئی دہلی۔ ۳۰ر جنوری ایک اطلاع مظہر ہے کہ انڈین پولیس سروس میں بھرتی کے لئے ایک عام امتحان منعقدہ الہ آباد بمبئی۔ کلکتہ۔ پٹنہ اور لاہور میں یکم ستمبر ۱۹۳۸ء سے شروع ہوگا۔ اس امتحان کے ذریعہ یو۔ پی۔ بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ اور پنجاب میں ایک ایک اور بمبئی اور سندھ میں دو دو اسامیاں پُر کی جائیں گی۔

دہلی۔ ۳۰ر جنوری۔ مولوی منظہر الدین ناظم جمعیتہ علمائے ہند نے مسجد شہید گنج کے متعلق ہائی کورٹ کے فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ یہ فیصلہ صریحاً مداخلت فی الدین ہے۔ اس قسم کے فیصلوں کے بعد حکومت یہ دعویٰ نہیں کر سکتی کہ مسلمانوں کی شریعت اور پرسنل لاء آزاد ہے۔ اگر مسلمان اس فیصلہ کے سامنے سر خم کر دیں تو ان سے زیادہ بے غیرت و مُردہ اور مذہب سے بیگانہ کوئی قوم نہیں ہو سکتی۔

کلکتہ۔ ۳۰ر جنوری۔ بنگال پراونشل کانفرنس کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر سبھاش چندر بوس نے کہا۔ موجودہ بین الاقوامی الجھنیں ہندوستانیوں کے لئے ایک نہایت عمدہ موقع بہم پہنچا رہی ہیں۔ کہ وہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے کوشش کریں اور بلا امتیاز مذہب و ملت کانگرسی مطالبات کے پیچھے ایک متحدہ محاذ قائم کریں۔

کلکتہ۔ ۳۰ر جنوری۔ اخبار "ہندوستان سٹینڈرڈ" نے مسٹر نلینی رنجن سرکار مسٹر برلا۔ ڈاکٹر رائے اور سبھاش چندر بوس کی گفتگو پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ افواہ مشہور ہے کہ مسٹر سرکار کے دوستوں نے انہیں مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ وزارت سے مستعفی ہو کر اس پابندی کو رفع کرانے کی درخواست کریں۔ جو کانگرس نے ان پر عائد کر رکھی ہے۔ تاکہ مصالحت ممکن العمل ہو سکے۔

بمبئی۔ ۳۰ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے حکومت ہند جنوبی افریقہ کے ایجنٹ جنرل کا عہدہ مسٹر رام چندر کو جو حکومت پنجاب کے فنانشل سکرٹری ہیں۔ اور آج کل رخصت پر انگلستان میں ہیں پیش کر رہی ہے۔

رنگ پور۔ ۳۰ر جنوری۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے مدرسہ رنگ پور میں مسلمان طلبہ کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں نے ابتداء میں انگریزی کی تعلیم کا بائیکاٹ کر کے غلطی کی اور یہی وجہ ہے کہ وہ ہندوؤں کے مقابلہ میں بہت پس ماندہ ہیں مزید کہا۔ میں بھی کانگرس میں شامل تھا۔ مگر جب گاندھی جی نے کوشش کی۔ کہ طلبا سکولوں اور کالجوں کا بائیکاٹ کر دیں تو میں نے اسے مسلمان طلباء کے لئے مضر خیال کیا۔ اور کانگرس سے علیحدہ ہو گیا۔ مجھے مسٹر جناح سے بھی اختلافات تھے۔ مگر سر سکندر حیات خان سے طویل گفت و شنید کے بعد میں نے ضروری سمجھا۔ کہ تمام اختلافات کو مٹا کر مسلم لیگ میں شامل ہو جاؤں مسلمانوں کو اپنی مدد آپ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہندوستان میں ان کے بہت کم دوست ہیں۔

نئی دہلی۔ ۳۰ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ سر محمد یعقوب کے مالک قائم مقام کامرس ممبر ہو جانے سے مرکزی اسمبلی میں جو نشست خالی ہو گئی۔ اس کے لئے سر رضا علی سابق ایجنٹ جنرل جنوبی افریقہ امیدوار ہیں۔

الہ آباد۔ ۳۰ر جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو [illegible] کانگرس [illegible] فقیر [illegible] ایپی کا مکتوب شائع کر دیا ہے۔ مکتوب [illegible] فقیر آف ایپی نے اغوا اور لوٹ مار [illegible] ان الزامات کی پر زور تردید کی ہے۔ جو اس پر عائد کئے جاتے ہیں اور لکھا ہے کہ بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے نواح سے ہندوؤں کے اغوا کی جو وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ وہ ہمارے خلاف منظم پراپیگنڈا کا حصہ ہیں۔ ان حرکات کو ہرگز ہماری تائید حاصل نہیں۔ کیونکہ اسلام کی رو سے اس قسم کے فعل کا ارتکاب کرنے والے ظالم اور مردود کہلاتے ہیں۔

لاہور۔ ۳۰ر جنوری۔ لاہور کی خالی زنانہ نشست کے سلسلہ میں مسز لاڈو درانی زتشی نے آل انڈیا کانگرس پارلیمنٹری بورڈ سے جو اپیل کی تھی۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ بورڈ نے مداخلت کرنے سے انکار کر دیا ہے اور مسز زتشی نے اپنا نام واپس لے لیا ہے

مظفر پور۔ ۳۰ر جنوری۔ وزیر اعظم بہار نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال پر ہم آئینی تعطل پیدا کر سکتے ہیں صرف کانگرس کی ہدایات کا

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی